حضرت مولانا حبیب الرحمٰنؒ

سید عطامحی الدین

تعارف: حضرت مولانا سید عبدالقدوسؒ کے فرزند الحاج سید عطامحی الدین حبیبی ۱۳؍اکتوبر ۱۹۵۳ء کو مرزاپور، بھدرک میں پیدا ہوئے۔ تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ نے ۱۹۷۳ء سے ۱۹۷۶ء تک پرائمری اسکولوں میں درس و تدریس کے فرائض انجام دیے۔ آگے چل کر آپ انسپکٹنگ مولوی کے عہدے پر فائز ہوئے اور ۱۹۷۶ء سے ۱۹۹۴ء تک اڈیشا میں اردو کے تدریسی نظام کے معائنہ کار کی حیثیت سے نمایاں خدمات انجام دینے کے ساتھ ساتھ موصوف نے اردو سکنڈری ٹریننگ اسکول (کٹک) کی باگ ڈور سنبھالی اور ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے (۲۰۰۴ء تا ۲۰۰۸ء) اس ادارے کو ترقی کے اعلیٰ مدارج پر پہنچایا۔ اہم بات تو یہ ہے کہ آپ اردو ٹریننگ اسکول کے ہیڈ ماسٹر کی ذمہ داری سنبھالنے کے علاوہ انسپکٹنگ افسر برائے اردو تعلیم اور سکریٹری اڈیشا اسٹیٹ بورڈ آف مدرسہ ایجوکیشن جیسے اعلیٰ عہدے پر بھی فائز رہے۔ اس دوران سرکاری سطح پر آپ کی خصوصی ترقی عمل میں آئی اور موصوف کو ۲۰۰۶ء میں کلاس II آفیسر کی حیثیت سے سرفراز کیا گیا۔ آپ نے ریاست اڈیشا میں سرکاری مدارس کے قیام اور اردو تعلیم کی ترویج و اشاعت کے سلسلے میں جو خدمات انجام دی ہیں وہ ہمیشہ تازہ رہیں گی۔

ہندوستان ایک ایسا عظیم ملک ہے جس کی گنگا جمنی تہذیب کو دنیا بھر میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ہر زمانے میں یہاں ایسی ایسی ہستیاں پیدا ہوئی ہیں جنھوں نے انسانوں کو بھائی چارہ، محبت و اخوت اور امن و آشتی کا پیغام دیا ہے۔ ایسی ہی نیک اور پاکیزہ ہستیوں میں ایک اہم نام حضرت مولانا حبیب الرحمٰن کا ہے جنھیں ہندوستان بھر میں عرف عام میں مجاہد ملت کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

اڈیشا کے بھدرک شہر سے تقریباً ۲۲ کیلومیٹر دوری پر واقع قصبہ دھام نگر میں ۲۶/مارچ ۱۹۰۴ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ایک بہت بڑے زمین دار تھے۔ اس زمانے میں اڈیشا کے چار بڑے رئیسوں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ ایسے زمین دار گھرانے میں پرورش پانے کے باوجود آپ کی طبیعت میں نہایت سادگی، خوش اخلاقی، اخلاص اور دینداری تھی۔

ابھی آپ نو سال کے تھے کہ آپ کے والد گرامی حضرت عبدالمنان صاحب کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ والد صاحب کی خواہش تھی کہ ان کا بیٹا عالم دین بن کر دین کی خدمت کرے۔ مگر یہ خواہش ان کی حیات میں پوری نہ ہو سکی۔ والد کے انتقال کے بعد آپ کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری آپکی والدہ اور ماموں پر عائد ہوئی۔ مگر والد گرامی کی خواہش کا خیال کسی کو نہ رہا۔ لہٰذا ارادونشا کالجیئٹ اسکول، کٹک میں آپ کا داخلہ کرا دیا گیا۔ آپ نہ چاہتے ہوئے بھی اسکول جانے لگے۔ اسی زمانے کی بات ہے کہ شدید گرمی کا موسم اور رمضان کا مہینہ تھا۔ آپ شدید بخار میں مبتلا ہو گیے جس کی وجہ سے نقاہت اس قدر بڑھ گئی کہ ڈاکٹروں اور گھر والوں نے روزے رکھنے پر پابندی لگا دی۔ مگر آپ کی پاک طبیعت کب گوارا کرتی کہ رمضان کا مہینہ ہو اور آپ روزے چھوڑ دیں۔ یہی وجہ ہے کہ اگر گھر والے سحری کے وقت نہ جگاتے تو آپ بغیر سحری کے روزہ رکھ لیتے۔ لہٰذا علالت میں اور اضافہ ہو گیا۔ باقاعدہ علاج کے بعد آپ شفایاب تو ہو گیے مگر آپ کے چچا نے تاڑ لیا کہ غالباً آپ کی فطری خواہش کے خلاف انگریزی تعلیم کے سبب ایسے حالات پیدا ہوئے ہیں۔ انھوں نے انگریزی تعلیم کا سلسلہ بند کروا دیا۔ پھر دینی تعلیم کا آغاز گھر ہی پر ہوا۔ مزید تعلیم کے لیے آپ نے ہندوستان کے مختلف شہروں کا سفر کیا۔ خصوصی طور پر آپ نے اجمیر شریف، مرادآباد اور الٰہ آباد میں تعلیم حاصل کی۔ اردو عربی، فارسی، فقہ اور تفسیر میں خصوصی مہارت حاصل کی۔

آپ کی ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت ہو۔ اسی جذبے کے تحت آپ نے پورے ملک میں جگہ جگہ مدرسوں کی بنیاد ڈالی انہی مدارس میں جامعہ حبیبیہ الٰہ آباد آپ کی عظیم یادگار ہے۔ خود ہزاروں روپے مدرسوں اور مسجدوں کی تعمیر پر خرچ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ بہت سارے غریب اور نادار بچوں کو اپنے خرچ پر علم دین سے آراستہ کیا۔ آپ کا قول ہے کہ:

''جب معاشرے میں کسی برائی کو دیکھو تو اسے دور کرنے کی کوشش کرو۔اپنی عزت نہ دیکھو دین کی عزت دیکھو۔جب دین کی عزت ہوگی تو تمہاری عزت خود بخود ہوجایے گی۔''

موجودہ دور میں جہیز کا جو گندہ رواج ہے اس کی ندمت کرتے ہویے ایک تقریر میں فرمایا:

''آج کا دولھا نوشاہ نہیں ہوتا۔نوشاہ یے بادشاہ کو کہتے ہیں جس کی شان مال و دولت لٹانا ہے نہ کہ جہیز کے نام پر خود لوٹنا ہے۔''

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن جید عالم دین اور بے باک انقلابی رہنما تھے۔آپ کے دل میں قوم کا درد اور دین کے فروغ کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔آپ کبھی بھی ظلم برداشت نہیں کرتے اور حق بات کہنے سے گریز نہ کرتے۔اس سلسلے میں آپ کو جیل بھی جانا پڑا تھا۔۱۹۳۴ء میں انگریز حکومت کی جانب سے دھام نگر کے کاشتکاروں کو سنچائی کے لیے پانی نہیں ملا۔اس کے باوجود حکومت نے ٹیکس اصول کرنا چاہا تو غریب کسان (جن میں ہندو اور مسلمان دونوں فرقے کے لوگ تھے) بے حد پریشان نظر آنے لگے۔مولانا حبیب الرحمٰن نے حکومت کے اس ظلم کے خلاف آواز بلند کی۔جگہ جگہ جلسے کیے۔اس وجہ سے آپ کی گرفتاری ہوئی۔چونکہ آپ انسانیت کے ایک سچے علم بردار اور بے باک رہنما تھے اس لیے حکومتِ وقت ہمیشہ آپ پر کڑی نظر رکھتی تھی۔اگر چہ آپ کئی بار گرفتار کیے گیے پھر بھی آپ کی ہمت کبھی پست نہ ہوئی۔

آپ چھ بار حج اور زیارت سے بھی سرفراز ہویے۔۱۹۸۰ء میں آخری حج کے بعد آپ دین کی تبلیغ کے لیے پورے ملک کا دورہ کرنے لگے۔ممبئ میں آپ کی طبیعت ناساز ہوگئی اور ۱۳/ مارچ ۱۹۸۱ء جمعہ کے دن شام کے وقت آپ دنیا سے کوچ کر گیے۔آپ کا جنازہ اُسی دن دھام نگر لایا گیا۔ملک کے گوشے گوشے سے لاکھوں مسلمان پہنچ گیے۔آپ کی نماز جنازہ کی امامت آپ کے خلیفہ حضرت مولانا سید عبدالقدوسؒ نے فرمائی اور آپ کو اپنی وصیت کے مطابق اپنی خانقاہ، خانقاہ حبیبیہ دھام نگر کے احاطہ میں سپرد خاک کیا گیا۔دھام نگر میں دارالعلوم مجاہد ملت قائم ہے اور یہاں ہزاروں طلبا علم و عرفان سے سیراب ہو رہے ہیں۔

غرض کہ حضرت مجاہد ملت نے علم و عرفان، انسانیت، محبت و اخلاق اور بھائی چارگی کا جو دیپ جلایا تھا وہ آج بھی روشن ہے۔ہر سال قمری ماہ کے مطابق ٦ جمادی الاولیٰ کو آپ کی یاد بڑی دھوم دھام سے منائی جاتی ہے۔اور ہندوستان بھر سے آیے ہویے عقیدت مندوں کی بھیڑ لگی رہتی ہے۔

خدا کی رحمتیں ہوں اے امیر کارواں تجھ پر
فنا کے بعد بھی باقی ہے شانِ رہبری تیری

★★★

سوالات

۱۔مولانا مجاہد ملت کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

۲۔ان کے والد کون تھے اور اڈیشا میں ان کا کیا مقام تھا؟

۳۔کس واقعہ سے بچپن ہی سے ان کی دینداری کا پتا چلتا ہے؟

۴۔ان کی تعلیم کس طرح مکمل ہوئی ؟

۵۔مولانا کی پہلی گرفتاری کب اور کیوں ہوئی ؟

۶۔مولانا نے دین اسلام کی کس طرح خدمت کی؟

۷۔مولانا کا انتقال کب ہوا اور انہیں کہاں دفن کیا گیا؟

۸۔ہر سال آپ کی یاد کب منائی جاتی ہے؟

مشق

۱۔لفظ و معنی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
قدیم	پرانا	عظیم	بڑا
اہل علم	علم والا	نقاہت	کمزوری
شفایاب	تندرست	اضافہ ہونا	بڑھ جانا
آغاز	شروع	کوٹ کوٹ کر بھرنا	بہت زیادہ پایا جانا
بے باک	نڈر	دیپ	چراغ
سپرد خاک کرنا	دفن کرنا	رئیس	مال دار

۲۔ نیچے لکھے ہوئے جملوں کو صحیح لفظوں سے پر کیجیے:

(الف) حضرت مولانا حبیب الرحمٰن کو.............................کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

(ب) آپ کے والد بہت بڑے........................تھے۔

(ج) آپ........................اسکول میں زیرِ تعلیم تھے۔

(د) آپ کی نماز جنازہ کی امامت..............................نے فرمائی۔

۳۔ نیچے دیے گیے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

قدیم۔ بے باک۔ رئیس۔ نقاہت۔ شفایاب۔

۴۔ نیچے دیے گیے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

سایہ سر سے اٹھ جانا۔ کوٹ کوٹ کر بھرنا۔ کوچ کر جانا۔ سپرد خاک کرنا

۵۔ نیچے دیے گیے الفاظ میں سے مؤنث و مذکر کو الگ الگ لکھیے۔

پیغام۔ نگاہ۔ داخلہ۔ مہینہ۔ تعمیر۔ پانی۔ خواہش۔ ہمت۔ امامت۔ رواج۔ عزت۔ جنازہ

★★★